44808
316
①

دار الافتاء

اسلام علیکم!

کیا کہتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ھذا کے بارے میں:-

بندہ محمد حزم کی بہن کی شادی کو تین سال کا عرصہ ہوچکا
ہے - انکی ایک بچی ڈھائی (2 1/2) سال کی ہے اور دوسرے بچے کے حمل کو ۳
(تین) مہینے ہو چکے ہیں - میری بہن شرعی پردہ کرتی ہیں اور اپنی زندگی کو بھی
شرعی طریقے سے گزارنا چاہتی ہیں -

[redacted] جس بندے سے شادی کی گئی تھی ....
[redacted] - یہ شخص حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ [redacted]
[redacted] عالم فاضل ہے اور اس نے مفتی کا [redacted]
[redacted] ایک سالہ تخصص بھی کیا ہے -

مذکورہ شخص [redacted] کی عادات و حرکات لکھی جاتی
ہیں جو میری بہن نے تین سالہ عرصے میں ان میں پائی تاکہ مسئلہ کی صحیح
نوعیت سامنے آسکے :-

- شادی کے شروع میں حیض کی حالت میں ہمبستری کی کوشش کرتا تھا
آگے اور پیچھے دونوں راستوں سے -
- اس کا کہنا تھا کہ عورت کا دودھ پینا شوہر کے لئے جائز ہے -
- گھر میں بیوی اور ڈھائی سالہ بچی کی پرواہ کیئے بغیر انگریزوں کی (sex)
ہمبستری کی ویڈیوز دیکھنا اس کی عام عادت تھی - دن کا بیشتر حصہ

00083

(۲)

دار الافتاء

انگریز لڑکیوں سے بات کرتا ہے اور چاہتا تھا کہ بیوی بھی انگریزوں کی

(کو کرنے) (مجبور کرنے کی وجہ سے)

طرح پیچھے کے راستے سے ہمبستری کرے جس پر بہن روتی اور چیخیں مارتی

تھی تو کرنے سے رکتا تھا۔

- کئی مرتبہ اپنی ڈھائی سالہ بچی کے سامنے بھی بیوی سے ہمبستری کر چکا ہے۔ جب بیوی منع کرتی تو کہتا کہ "میں کیا کروں جب بچی نہیں سو رہی تو مجھے تو اپنا کام کرنا ہے"۔ بچی یہ سب دیکھ کر گڑیا اور بھالو کے ساتھ اسی طرح کی حرکتیں کرتی اور اس بھالو کے ہونٹ پر بوس و کنار کرتی اور اس پر الٹا لیٹتی ہے۔

- اس شخص کے دوسری لڑکیوں سے موبائل کے ذریعے بھی تعلقات ہیں جس کو میری بہن دیکھ چکی ہے۔

- اس کا کہنا تھا کہ اگر میں دوسری شادی کرکے پہلے دن ہی بیوی سے دبر میں ہمبستری کر لوں تو وہ مجھے روک بھی نہ سکے گی۔

- گھر میں بہن کے ساتھ بہت ہی بد زبانی سے بات کرتا ہے اور بہن کے سامنے میرے والدین کو ذلیل کرتا اور گالیاں دیتا ہے۔

- شادی سے پہلے جھوٹ بولا گیا تھا ہم سے کہ لڑکا فاروق اعظم مسجد میں نکاح خواں ہے جبکہ ایسا بھی نہ تھا۔ ساتھ ہی یہ جھوٹ بھی بولا گیا تھا کہ اس کا (Fishery) کا کاروبار ہے یہ بھی جھوٹ تھا۔

00084

دار الافتاء

- اس کا گزر بسر صرف چند ٹیوشن پڑھانے اور مہینے میں ایک دو نکاح پڑھانے پر تھا جس کی بنا پر شادی کے پہلے سال کے اکثر اخراجات اور پہلی بچی کے وضع حمل کے اخراجات بھی ہم گھر والوں نے اٹھائے تھے اور اب (جبکہ بہن اور اس کی بچی گھر میں ہے اس حال میں کہ بہن حاملہ ہیں) بھی بہن اور بچی کے پورے اخراجات ہم گھر والے ہی اٹھا رہے ہیں۔

- مذکورہ شخص اخلاق کا بہت بدمزاج اور متکبر بھی ہے اور ہمارے محلہ میں دو سے تین بار لڑائی کر چکا ہے اور محلے والے بھی اس کی بداخلاقی سے واقف ہیں۔

- بہن کو سگے رشتے داروں سے ملنے پر منع کرتا اور روکتا ہے اور ملنے پر بے حد ذلیل کرتا ہے۔ خود ہمارے گھر میں رہنے (رات گزارنے) کے لئے بہن کو تین سالہ عرصے میں صرف تین بار چھوڑ کر گیا ہے۔

- اپنے بڑوں کا (چاہے گھر کے بزرگ ہو یا اس کے اساتذہ یا دوسرے علمائے کرام) بالکل بھی ادب نہیں کرتا۔ مفتی ابو لبابہ صاحب کو کل کا بچہ کہتے ہوئے میں نے خود سنا ہے۔

- ہم نے عالم سے شادی اس وجہ سے کی تھی کہ گھر میں شریعت ہوگی لیکن شریعت کا نام ونشان بھی نہیں ہے گھر میں، صرف یہی نہیں بلکہ مذکورہ شخص کے گھر والے بہن کو شرعی پردہ کرنے پر طعنہ دیتے تھے

00085

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی

اور بے حد ذلیل کرتے ہیں۔ بہن کے لئے شریعت پر چلتے ہوئے زندگی گذارنا بہت بڑی آزمائش ثابت ہوئی ہے۔

- حال ہی میں میری بہن نے اپنے کمرے میں رکھے کمپیوٹر میں (دو) ویڈیوز دیکھی ہیں ان میں سے ایک میں یہ شخص کسی اجنبی عورت سے ہم بستری کر رہا ہے اور دوسری ویڈیو میں ایک لڑکے سے لوطی عمل کر رہا ہے۔ یہ دونوں ویڈیوز میری بہن کے کمرے میں اسی شخص نے خود کیمرہ رکھ کر بنائی ہیں اور اسی دوران میری بہن اپنی ساس کی طرف تھی۔ اسی ویڈیوز کی (copy) کاپی بھی ہمارے پاس موجود ہے جو ثبوت کے طور پر ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

- میری بہن کا کہنا ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں واپس چلی گئی تو یہ میری ویڈیو بنا کر بھی ہر جگہ ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ یہ پہلے بھی کئی مرتبہ مجھے ہمبستری کرتے ہوئے ویڈیو بنانے پر مجبور کر چکا ہے۔

- یہ شخص پہلے بھی اپنے فلیٹ میں کسی غیر محرم عورت کے ساتھ بد فعلی کی کوشش کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے اور اسے سب فلیٹ والوں نے مل کر مارا بھی تھا۔

دار الافتاء

مذکورہ شخص کا دعوی ہے کہ میں تمام باتوں سے توبہ کر چکا ہوں لیکن ہم اسی میں اب بھی کوئی صلاح و فلاح نہیں پاتے کیونکہ یہ محلے میں آکر ہم سے لڑائی کر چکا ہے بچی کو زبردستی لے جانے پر اور مفتی سعید صاحب کے پاس بھی ہم لوگ ثالثی کی غرض سے جا چکے ہیں - ان کے فتوی کے مطابق ان حالات میں طلاق یا خلع کے ذریعے علیحدگی بہتر ہے -

آپ سے گزارش ہے کہ ان حالات کو دیکھتے ہوئے آگاہ کریں کہ صورت مذکورہ میں کورٹ کے ذریعے اگر ہم تنسیخ نکاح کرائیں تو کیا وہ معتبر ہوگا؟ اور ساتھ ہی کورٹ کے ذریعے فسخ نکاح کے سلسلے میں راہنمائی بھی فرمائیں کہ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ -

براہ کرم جلد از جلد شرعی طور پر راہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں - (واضح رہے کہ لڑکا طلاق دینے پر رضامند نہیں ہے)

وضاحت:

سائل نے بتایا کہ شادی سے پہلے لڑکے کے گھر والوں کی طرف سے مختلف کاروبار ظاہر کیے گئے تھے مثلاً وہ گاڑیوں کا کاروبار کرتا ہے - مچھلی کی دوکان ہے - مسجد میں نکاح پڑھاتا ہے اور قرآن شریف کی ٹیوشنس پڑھاتا ہے - جبکہ یہ جھوٹ تھا کیونکہ گاڑیوں کا کاروبار کبھی اس نے کیا ہی نہیں اور باقی تینوں کام رشتہ کی بات چلنے سے پہلے ہی ختم ہو چکے تھے -

سائل:
محمد خرم محبوب
0332-3248428

00067

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

مفتی غیب نہیں جانتا، وہ سوال کے مطابق جواب دیتا ہے، سوال کے سچ یا جھوٹ ہونے کی ذمہ داری سوال کرنے والے پر ہوتی ہے، اور واقعہ کی تحقیق کرنا مفتی کی ذمہ داری نہیں ہے۔ غلط بیانی کر کے فتویٰ لینے سے کوئی حلال حرام نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی حرام حلال ہوتا ہے بلکہ حلال بدستور حلال اور حرام بدستور حرام رہتا ہے اور غلط بیانی کا گناہ مزید ہوتا ہے۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ سوال میں ذکر کردہ افعال یعنی رشتہ طے کرتے وقت غلط بیانی کر کے اپنے جعلی کاروبار ظاہر کرنا، شادی کے بعد بیوی بچوں کے سامنے کھلے عام گندی اور بے ہودہ فلمیں دیکھنا، نامحرم بلکہ انگریز لڑکیوں سے باتیں کرنا، بچی کے سامنے اہلیہ سے ہمبستری کرنا، ہر ایک سے بداخلاقی کے ساتھ پیش آنا، اہلیہ کو دین پر عمل کرنے سے روکنا، خاص طور پر حیض کی حالت میں ہمبستری کی کوشش کرنا، یا پیچھے کے راستے سے ہمبستری (لواطت) کرنا وغیرہ وغیرہ یہ سب انتہائی بے ہودہ اور غلیظ حرکات ہیں، حدیث میں آتا ہے کہ:

جو شخص اپنی بیوی سے پچھلے راستے سے جماع کرے وہ ملعون ہے۔

نیز ایک اور حدیث کا مفہوم ہے کہ:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس عمل کے مرتکب کو رحمت کی نظر سے بھی نہیں دیکھیں گے۔

ان افعال کی توقع ایک عام دیندار مسلمان سے نہیں کی جاسکتی چہ جائے کہ اپنے آپ کو عالم کہنے والا شخص ان افعال کا اتنی جرأت کے ساتھ ارتکاب کرے کہ خود حرام افعال کی ویڈیو بھی بنوائے، یہ انتہائی گھٹیا اور گری ہوئی حرکات ہیں، اور ناجائز و حرام ہیں۔

اگر واقعۃً اس شخص نے انکار تکاب کیا ہے تو اس کی وجہ سے یہ شخص سخت گناہ گار ہوا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ فوراً ان افعال سے باز آجائے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر سچی توبہ کرے۔ نیز اپنی بیوی سے بھی معافی مانگے۔

اگر یہ شخص مسلسل منع کرنے کے باوجود اپنے ان افعال سے باز نہ آئے تو پھر دونوں خاندانوں کے بااثر افراد کے ذریعہ اس شخص کو طلاق دینے پر آمادہ کیا جائے۔ اگر وہ اس پر آمادہ نہ ہو تو اسے خلع دینے پر آمادہ کیا جائے، اور باہمی رضامندی سے مہر کے عوض خلع لے لی جائے۔ واضح رہے کہ خلع کے شرعاً معتبر ہونے کیلئے شوہر کی رضامندی بھی ضروری ہے، شوہر کی رضامندی کے بغیر خلع شرعاً معتبر نہیں ہے۔

جہاں تک تنسیخ نکاح کا سوال ہے تو اگر سوال میں ذکر کردہ باتیں واقعۃً درست ہوں اور شوہر واقعۃً لڑکی کے والدین کو گالی دیتا ہو اور لڑکی کے ساتھ بدفعلی کرتا ہو تو اس صورت میں بھی فقہ مالکی کی تصریح کے مطابق عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کروایا جاسکتا ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر شوہر اپنی حرکتوں کو نہ چھوڑتا ہو اور خلع دینے کیلئے بھی تیار نہ ہو تو پھر مجبوراً عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کروایا جاسکتا ہے۔

000098

نکاح فسخ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنا مقدمہ کسی مسلمان جج کی عدالت میں پیش کرے اور شرعی گواہوں سے ثابت کرے کہ اس شخص کے ساتھ میرا نکاح ہوا ہے اور تاحال میں اسکی بیوی ہوں۔ اسکے بعد گواہوں سے یہ بات ثابت کرے کہ شوہر بیوی کے والدین کو برا بھلا کہتا ہے۔ اگر شوہر نے کسی کے سامنے اقرار کیا ہو کہ وہ بیوی کے ساتھ غیر فطری عمل کرتا ہے اور بیوی کے پاس شوہر کے اس اقرار پر گواہ موجود ہو تو بیوی ان گواہوں کو عدالت میں پیش کر کے کہے کہ شوہر کے اس غیر فطری عمل کی وجہ سے بیوی کو سخت تکلیف اور ضرر لاحق ہے، اور اب وہ اسکی زوجیت سے نکلنا چاہتی ہے۔

اگر عورت عدالت میں گواہوں کے ذریعہ اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر دے یا شوہر عدالت کے رُوبرُو ان باتوں کا اقرار کر لے تو ٹھیک، ورنہ عدالت شوہر سے قسم لے کہ میں اس بیوی کے ساتھ غیر فطری عمل (یعنی پیچھے کے راستے سے یا حالتِ حیض میں ہمبستری) نہیں کرتا ہوں۔ اگر وہ قسم کھانے سے انکار کر دے تو یہ سمجھا جائے گا کہ عورت کا دعویٰ درست ہے۔ اس صورت میں جج بیوی پر طلاق بائن واقع کر دے۔

واضح رہے کہ اگر شوہر عدالت کے بلانے کے باوجود عدالت میں حاضر نہ ہو تو علم ہونے کے باوجود عدالت میں حاضر نہ ہونا شوہر کی طرف سے قسم کھانے سے انکار سمجھا جائے گا۔ اس صورت میں عدالت بیوی پر طلاق واقع کر کے اس کو اس شوہر کی زوجیت سے آزاد کر سکتی ہے۔ (ماخذہٗ تبویب بتصرف: ۱۴۸۳ / ۳ و ۱۶۷۴ / ۵۳)

تفسير الألوسي = روح المعاني - (١٤ / ٣٥٣)

وقال الإمام النووي: التوبة ما استجمعت ثلاثة أمور: أن يقلع عن المعصية وأن ينـدم على فعلها وأن يعزم عزما جازما على أن لا يعود إلى مثلها أبدا فإن كانت تتعلق بآدمي لزم رد الظلامة إلى صاحبها أو وارثه أو تحصيل البراءة منه، وركنها الأعظم الندم.

سنن أبي داود - (٢ / ٢٤٩)

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «ملعون من أتى امرأتـه في دبرها»

دار الافتاء

الشرح الكبير للشيخ الدردير - (٢ / ٣٤٥)

(ولها) أي للزوجة (التطليق) على الزوج (بالضرر) وهو ما لا يجوز شرعا كهجرها بلا موجب شرعي وضربها كذلك وسبها وسب أبيها، نحو يا بنت الكلب يا بنت الكافر يا بنت الملعون كما يقع كثيرا من رعاع الناس ويؤدب على ذلك زيادة على التطليق كما هو ظاهر وكوطئها في دبرها لا بمنعها من حمام وفرجة وتأديبها على ترك صلاة أو تسر أو تزوج عليها ومتى شهدت بينة بأصل الضرر فلها اختيار الفراق (ولو لم تشهد البينة بتكرره) أي الضرر أي ولها اختيار البقاء معه ويزجره الحاكم ولو سفيهة أو صغيرة ولا كلام لوليها في ذلك فقوله آنفا وبتعديه زجره الحاكم فيما إذا اختارت البقـاء معـه ويجري هنا هل يطلق الحاكم أو يأمرها به ثم يحكم قولان (وعليهمـا) أي الحكمـين وجوبا (الإصلاح) بين الزوجين بكل وجه أمكن.

حاشية الدسوقي على الشرح الكبير للشيخ الدردير – (٢ / ٣٤٥)

(قوله ومتى شهدت بينة) أي وهي هنا رجلان لا رجل وامرأتان ولا أحدهما مع اليمين كما في البدر (قوله ولو لم تشهد البينة بتكرره) بل شهدت بأن تحصل لها مرة واحـدة فلها التطليق بها على المشهور (قوله هل يطلق الحاكم) أفاد بعضهم هنا أن الحاكم يأمره أولا بالطلاق فإن امتنع فإنه يجري القولان.......................... والله تعالیٰ أعلم

محمد طلحہ ہاشم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲/رجب/۱۴۳۶ھ

۲۲/اپریل/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۳/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
۳-۷-۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
۳/۷/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹/۱۷۱۱